مطبوعات

سیرتِ فریدیہ | مؤلفہ سرسید احمد خاں مرحوم۔ مرتبہ: جناب محمود احمد برکاتی۔ شائع کردہ: پاک اکیڈمی ۱۴۱ وحید آباد۔ کراچی نمبر ۱۸۔

خواجہ فرید الدین احمد سرسید کے نانا اور حضرت یوسف ہمدانی کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے کمپنی بہادر کے جاہ و جلال کی پرستش کی اور اُس سے انتفاع و تمتع کی خاطر مغربی علوم و فنون کو سیکھا اور بالآخر کارکنانِ کمپنی سے خوب خوب مستفیض ہوئے۔

سیرتِ فریدیہ میں سوائے سرسید احمد کے اسلوبِ نگارش کے اور کوئی دلکش چیز معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ اس کتاب کے آغاز میں فاضل مرتب نے سرسید کی زندگی کے جن پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ قابلِ غور ہیں۔ سرسید احمد خان کے دل میں قوم کا بیحد درد تھا۔ یہ اپنی جگہ صحیح اور درست ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ جو شخص بھی دلِ حساس رکھتا ہو۔ اس کا اندازِ فکر بھی درست ہو۔ اس ضمن میں جناب محمود احمد صاحب کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

"وہ محنت کے عادی، سراپا عمل، جدت پسند اور غالباً مصنف کہلائے جانے کے آرزو مند تھے ..... تصانیف کی فہرست پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ دائرہ تحریر، تاریخ اور مسائل اختلافیہ پر محیط ہے ... معرکوں میں حصہ لینے کا ولولہ اور مداخلت کا شوق اُن کو اپنے رجحانِ طبع، مبلغ علم اور دائرہ خود آگاہی، ہر چیز سے غافل کر دیتا تھا ... جس کام کو وہ ضروری تصور کر لیتے تھے اس کی ضرورت کا شدید احساس اور اہل و باصلاحیت اصحابِ قلم کی کاہلی اور عدم توجہ انہیں مجبور کر کے میدان میں لے آتی تھی اور وہ تیغ قلم کو بے نیام کر کے کمربستہ ہو جاتے تھے۔ پھر نہ انہیں متعلقہ

زبانوں اور علوم و فنون میں اپنی دست رس کا خیال رہتا تھا نہ کثرتِ مشاغل، کمیابیٔ کتب، تساہل رفقاء اور دوسرے موانع کا۔"

مولانا حالی نے اپنی کتاب حیاتِ جاوید میں سر سید کی ایک خامی کا ذکر کیا ہے کہ اُن میں بڑا غلط قسم کا پندار پایا جاتا تھا۔ سیرتِ فریدیہ کے مرتب نے بھی اس کی تائید کی ہے اور کہا ہے:

"سید مرحوم میں بھی یہ مرض تھا، وہ اپنی ہر رائے کو حتمی طور پر ظاہر کیا کرتے تھے، ان کا ہر قیاس عقیدہ بن جاتا تھا، اُن کی ہر بات میں تعلیت ہوتی تھی اور ہر قول میں ادّعا! اس لیے بھلا اس کا امکان کہاں تھا کہ وہ اختلاف رائے کو اکثریت کے فیصلے کے آگے تج دیتے اور معرکہ میں اپنا بوجھ ملکیوں کے پلڑے میں ڈال دیتے۔"

شرح ابواب الوتر من جامع الترمذی تالیف: مولانا محمد یوسف بنوری۔ ناشر: الحجاز پرنٹنگ سنٹر کراچی۔ قیمت: ۴ روپیہ۔ ضخامت: سو صفحات سے زائد۔

اس برِصغیر میں جن بزرگوں نے علمِ حدیث کی خدمت کی ہے، ان میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنا ایک خاص مقام اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ آج پاکستان و ہندوستان بلکہ متعدد دوسرے ملکوں میں بھی لاکھوں کی تعداد میں ایسے علماء موجود ہیں جو علمِ حدیث میں ایک یا ایک سے زائد واسطوں سے حضرت علامہؒ کے شاگرد ہیں۔ ایک صورت تو آپ کے افادات کی اشاعت کی یہ بھی اور دوسری صورت یہ ہوئی کہ آپ کے بعض ممتاز شاگردوں نے آپ کے افادات کو دورانِ درس قلم بند کیا اور بعد میں انہیں ایڈٹ کر کے شائع کیا۔ زیرِ نظر کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں مولانا بنوری نے ترمذی کے ابوابِ وتر پر حضرت علامہ کے افادات کو بڑی محنت سے مرتب کر کے قابلِ قدر اضافوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب حدیث کے طالب علموں کے لیے خاصے کی چیز ہے۔ کتاب کا معیارِ طباعت، کاغذ، شیرازہ بندی وغیرہ سب بہت اچھے ہیں۔